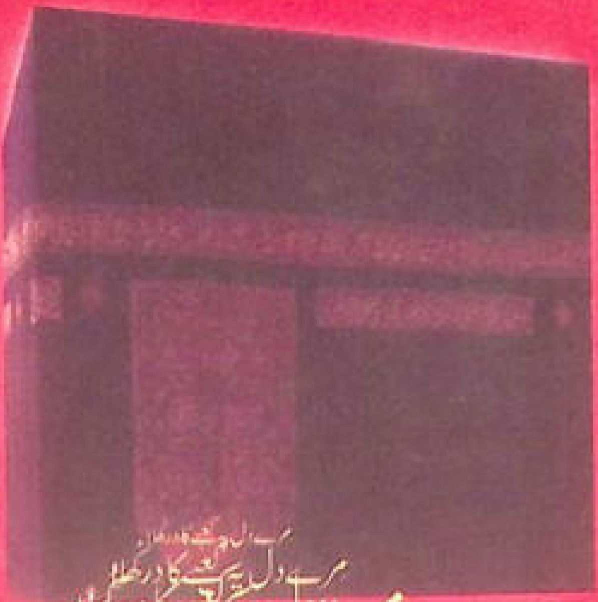
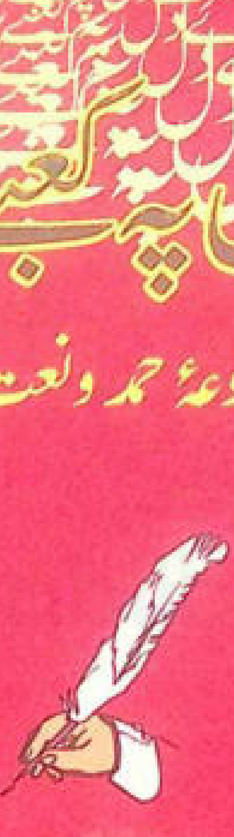


مرے دل پہ ہے کعبے کا در کھلا

(مجموعۂ حمد و نعت ﷺ)



جاوید منظر



مرے دل پہ کعبے کا در کُھلا

(مجموعۂ حمد و نعتؐ)

جاوید مظفر

جملہ حقوق محفوظ

کتاب : مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

شاعر : جاوید منظر

ترتیب : شاہ مثل وقار فاطمہ

معاونین : حیدر مہدی، محمد اقتدار عالم فاخر ایلیا، تحسین حیدر، پاکیزہ اقتدار، ردائے زہرہ، علی سرفراز عالم، ہادی حیدر، شہر بانو زہرہ

کمپوزنگ : آصف (0321-2337254)

اہتمام طباعت : گیلانی پبلی کیشنز، نوشین سینٹر، اُردو بازار (0300-2629501)

سنِ اشاعت : ستمبر 2006ء

زیرِ اہتمام : مکتبہ عالمین پاکستان، (0322-2032021)
پوسٹ بکس نمبر 18178، حیدری جنرل پوسٹ آفس، نارتھ ناظم آباد
کراچی پاکستان

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : ایک سو پچاس روپے

تقسیم کار : ☆ بیت الکتاب، کمرہ نمبر 12، پہلی منزل، نوشین سینٹر، اُردو بازار کراچی
فون 2632632

ملنے کے پتے : ☆ ویلکم بک پورٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اُردو بازار کراچی
☆ یونیورسل پبلشرز، 38- سرسید اُردو بازار، ناظم آباد کراچی
☆ یونائیٹڈ بک سینٹر، سرسید اُردو بازار، ناظم آباد کراچی
(نوٹ: اس کے علاوہ ہر بڑے بک شاپ پر دستیاب ہے)

اِنتساب !

مولائے کائنات

حضرت امام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ

قولِ امامِ علیؑ:

یاسَرِیعُ الرِّضَا اَغفِرلمنَ لَاَیمْلِکُ الّاَ الدُّعَاء

اے جلدی راضی ہو جانے والے (میرے معبود) مجھے بخش دے

میرے پاس کوئی پونجی نہیں ہے بجز دعا کے۔

(حضرت امام علیؑ)

امیرالمومنین حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا فرمان:

رَضِینَا قِسمَۃَ الجَبَّارِ فِینَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالُ
فَاِنَّ الْمَال یَفْنیٰ عَنْ قَرِیْب
وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَایَزَال

ترجمہ:۔(ہم پروردگار عالم کی اس تقسیم پر خوش ہیں کہ اس نے ہمارے لئے علم اور دشمنوں کے لیے مال (رکھا)......کیونکہ مال تو بہت جلد فنا ہوجانے والی چیز ہے، جبکہ علم (وہ دولت) ہے جو باقی رہنے والی ہے، اس کیلئے زوال نہیں ہے۔

(حضرت امام علیؑ)

فہرست

نمبر شمار	ترتیب	صفحہ نمبر
۱۷	جو دیکھئے تو یہی بار بار ہے منظر	۵۰
۱۸	فلک سے لعل آمنہ کا اترا منیٰ کی گلریز وادیوں میں	۵۲
۱۹	کوہِ رحمت	۵۴
۲۰	میں تھا بے خبر مرے چارہ گر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا	۵۶
۲۱	مگر یہ جب ہی ممکن ہے	۵۸
۲۲	گیا جس طرف بھی پتہ چلا مراقبہ کعبے کے ہر طرف	۵۹
۲۳	ہے یقیں خدا کے وجود کا جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا	۶۰
۲۴	میں اپنی ذات میں تنہا مدینے کے سفر پر ہوں	۶۲
۲۵	پہنچوں گا بہت جلد جہاں بابِ اثر ہے	۶۴
۲۶	کہوں گا کیا وہاں جا کر مدینہ آنے والا ہے	۶۶
۲۷	کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟	۶۸
۲۸	ہمارے درد کا درماں مدینہ آنے والا ہے	۶۹
۲۹	رسولؐ پاک آتے تھے مدینے تیری گلیوں میں	۷۰
۳۰	ہماری فکر کا محور مدینہ تیری گلیوں میں	۷۲
۳۱	کریں سرکار کی خدمت مدینے کے گلی کوچے	۷۴
۳۲	خاکِ پا	۷۶
۳۳	قدرت تھی مہرباں ستونِ وفود پر	۷۸
۳۴	کیا کیا نہ ملا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے	۸۰
۳۵	غارِ حرا	۸۲
۳۶	ہے حجرۂ رسولؐ میں منبر رسولؐ کا	۸۴

ماں کی دُعا

(جاوید منظر کے پہلے شعری مجموعہ ''خواب سفر'' کی اشاعت پر)

اے مری جان، مری روح، مرے نورِ نظر
ہو مبارک تمہیں تحریر کا یہ ''خواب سفر''

تم نے جب پہلے پہل ہاتھ میں پکڑا تھا قلم
تھی تمنا کہ تمہیں راس ہو دنیا کا قدم

دین و دنیا میں بہت عزت و توقیر ملے
ہر قدم پر تمہیں اجداد کی تفسیر ملے

اے خدا علم کی اُلفت میں یگانہ کردے
میرے بچے کو تو یکتائے زمانہ کردے

(ناظرہ عالم)

کعبے کا در کھُلا

حج بیت اللہ اور سرکارِ دو عالمؐ کے روضہ مبارک پر حاضری کا شوق ہر مسلمان کے دل میں موجزن ہے لیکن بعض خوش نصیب افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا یہ شوق دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ اور اُن کے پورے وجود پر حاوی نظر آتا ہے۔ میرے کرم فرما جاوید منظؔر کا شمار بھی ایسے ہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے۔ حج اور سرکارِ دو عالمؐ کے روضہ مبارک پر حاضری کا شوق اُن کی گفتگو، اُن کی شاعری اور اُن کے سارے وجود میں جاری و ساری محسوس ہوتا ہے۔ وہ اکثر اپنے اس شوق کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ پچھلے سال حج کے سلسلہ میں اُن کی درخواست منظور بھی ہوگئی اور رقم بھی جمع ہوگئی۔ تیاریاں ہونے لگیں لیکن کوئی ایسی رکاوٹ مانع ہوئی کہ اُن کا جانا منسوخ ہوگیا۔ بلاوا نہیں تھا اُنہیں صدمہ تو بہت ہوا لیکن وہ صبر و رضا کے پیکر ہیں اس لئے اُنہوں نے اس محرومی کو خاموشی سے گوارہ کرلیا۔

اس سال اُنہوں نے امید وبیم کے ساتھ پھر درخواست دی جو پھر منظور ہوگئی ساری کارروائی مکمل ہوگئی اور ایک سہانی صبح بزرگوں، عزیزوں اور احباب نے مبارکباد اور دعاؤں کی درخواست کے ساتھ اُنھیں رخصت کردیا۔ جاوید منظؔر سعادتوں اور خوش بختیوں میں گھرے واپس آئے اور جب میرے غریب خانہ پر تشریف لائے تو میں نے اُنھیں پہچان لیا لیکن دوسرے تمام احباب جو یکے بعد دیگرے ان سے مدینہ منورہ کی پاکیزہ خوشبو حاصل کرنے آئے اُنھیں پہچان نہ

سکے۔مخلوق ۔سر ٹوپی سے ڈھکا ۔چہرہ پاکیزہ داڑھی سے روشن۔لمبا کرتا اور ربودگی کی ایک ایسی کیفیت جسے الفاظ میں قلمبند کرنا ممکن نہیں۔سوٹ میں نظر آنے والے جاوید منظر کا یہ روپ اُن کا اصلی روپ تھا پاکیزہ اور باصفا۔

حج بیت اللہ اور سرکار دو عالمؐ کے روضہ مبارک پر حاضری کے بعد جاوید منظر خالی ہاتھ نہیں آئے دوستوں کے لئے تحفہ بھی لائے ہیں ۔

دریغ آدم زاں ہمہ بوستاں
تہی دست رفتم سوئے دوستاں

یہ تحفہ وہ انمول خزانہ ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔انھوں نے اپنی خوش نصیبی کے ہر ہر مرحلے کو اپنی حمدوں اور نعتوں سے یادگار بنالیا ہے۔برجستہ انداز' نئی نئی زمینیں' زورِ کلام اور سب سے بڑھ کر اخلاص کی تُند حاوٹ۔کیا سدابہار گلدستہ ہے۔نعت سرور کائنات' اردو شاعری کی آبرو ہے۔یہ خلوص نیت، جوشِ عقیدت اور بے پایاں محبت سے ظہور میں آتی ہے۔جاوید منظر نے اپنی نعتوں میں ان ساری فنی ،ذہنی اور روحانی کیفیات کا مظاہرہ کیا ہے۔

جاوید منظر کا یہ دلکش اور پاکیزہ کلام میں نے اور میرے احباب نے بار بار سُنا۔ ہر دفعہ سرشاری کی ایک کیفیت کا احساس ہوا۔میرا خیال ہے کہ اس قابل قدر مجموعے کے مطالعے سے آپ بھی اُسی مسحور کُن کیفیت سے دوچار ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ جاوید منظر کی طرح ہم سب کے دلوں پر بھی کعبے کا در کھل جائے۔آمین

(پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی)

مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ شہنشاہی [1]

مقامِ بندگی نگاہِ قدرت میں اس قدر بلند ہے کہ مالکِ دوجہاں نے جب کائنات کے سید و سردار، خاتم الانبیاء احمدِ مجتبیٰ ﷺ کے سفرِ معراج کا تذکرہ کیا، تو آپ کی بندگی کے اعلان کے ساتھ کیا۔

جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصیٰ الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا...

ترجمہ:۔(پاک اور بے نیاز ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجدِ الحرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا، جس کے اطراف کو ہم نے بابرکت بنایا ہے تاکہ اُنھیں اپنی نشانیاں دکھائیں).....(سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

جس کے ذیل میں مفسرین نے بجا طور پر لکھا ہے کہ:

" لفظ عبد نشاندہی کرتا ہے کہ یہ افتخار و اکرام رسولِ خدا کے مقامِ عبودیت کی وجہ سے تھا کیونکہ انسان کے لئے سب سے بلند منزل یہی ہے کہ وہ اللہ کا سچا اور صحیح بندہ ہو جائے، اُس کی پیشانی صرف اُسی کی بارگاہ میں جھکے، اُس کے فرمان کے علاوہ کسی کے فرمان کے سامنے سرِتسلیم خم نہ کرے اور جو قدم بھی اُٹھائے صرف اُسی کی رضا مطلوب ہو" [2]

---

[1] شاعر کی روح سے معذرت کیساتھ [2] بحوالہ تفسیر

اور جو شخص کمال بندگی کی اس حقیقت کا ادراک کر لے وہ پھر اس بندگی کے عوض کسی اور چیز کو قبول ہی نہیں کر سکتا، جیسا کہ شاعر نے اعلان کیا ہے کہ:

''مقامِ بندگی دے کر نہ لوں شانِ شہنشاہی''

عبادت آسان ہے، مگر کمالِ بندگی کی منزل بہت بلند ہے اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی عبادت میں اتنا اخلاص پیدا کر لیں کہ کمالِ بندگی کی تجلیوں سے اپنے قلب و جگر کو منور کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

حج ایک ایسی ہی عبادت ہے جو اگر جذبۂ اخلاص وللّٰہیت سے انجام دی جائے، تو عشقِ الٰہی کے انوار ضمیر و وجدان کو سرشار کر کے اُس کے باطن کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کر دیتے ہیں۔

محفل شعر و سخن کی ایک تابندہ شخصیت، مکرم و محترم، عالیقدر و گرامی قدر جاوید منظر صاحب جن کے منظوم کلام سے اربابِ ذوق برسہا برس سے فیض حاصل کر رہے ہیں، اور جو نہ جانے کتنی ہزار محفلوں میں صاحبانِ فکر و دانش سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

اس سال جب اُنہوں نے ''حج'' کی سعادت حاصل کی، اور ارضِ حجاز کے مقدس مقامات کی زیارت سے شرفیاب ہوئے، تو اس مقدس سفر میں بھی آپ تسلسل کے ساتھ عروسِ سخن کے گیسو سنوارتے رہے۔

اور تقریباً چالیس دن کے اس پاک و پاکیزہ سفر کے دوران آپ کے قلب پر جو فکری ترشحات ہوئے، اُسے اشعار کے قالب میں ڈھال کر آپ نے یک نئے اور اچھوتے عنوان سے اُسے مرتب فرمایا ہے:

''مرے دل پہ کعبے کا در کھلا''

کے نام سے آپ کے اشعار کا وہ مجموعہ ارباب ذوق کے ذوقِ مطالعہ کیلئے پیش کیا جارہا ہے جس کے ایک ایک مصرعے میں مکہ و مدینہ کی خوشبو رچی بسی ہوئی ہے۔

جو حضرات حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شرف حاصل کر چکے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اُس مقدس سرزمین پر قدم رکھنے کے بعد انسان کے دل کی جو کیفیت ہوتی ہے، اُسے الفاظ کے قالب میں ڈھالنا بہت مشکل ہے۔

لیکن یہ عالی جناب جاوید منظر صاحب کی قادرالکلامی ہے کہ انہوں نے اُن کیفیات کو نہ صرف الفاظ کے قالب میں ڈھالا بلکہ شعروسخن سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے گویا اپنے سفرِ حج پر ایک خوبصورت تحفہ، گلدستہ بنا کر پیش کر دیا۔

میری دعا ہے کہ پاک پروردگار ہمارے واجب الاحترام جاوید منظر صاحب کی اس فکری کاوش کو بصدقِ محمد و آلِ محمد علیہم السلام شرف قبولیت عطا فرمائے اور اُنہیں بار بار حج کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام

(احقر رضی جعفر نقوی)

اہلِ قبور سے خطاب

کہو تمہارے یہاں کی کیا خبر؟
اے وحشت زدہ گھرو
اُجڑے مکانو
اور اندھیری قبروں کے رہنے والو
میرا سلام قبول کرو
اے بیکسی کے مارو
اے خاک نشینو، تنہائی کی قیدیو
تم تیز قدم تھے۔ ہم سے آگے نکل گئے
لیکن ہم بھی بس آیا ہی چاہتے ہیں
تمہارے قدم ہمارے لیے نشانِ راہ ہیں
اور ہاں سنو
تم نے جو گھر بنائے تھے۔ ان میں کوئی اور بس رہا ہے
تم نے جو بیویاں چھوڑی تھیں۔ غیروں نے ان سے نکاح کر لیے
اور وہ مال جس کے لئے تم ہلکان ہوئے جان جوکھوں میں ڈالی
دوسروں نے کھا پی لیا ہے۔
یہ تو تھی ہمارے ہاں کی خبر
اب کچھ اپنی بھی سناؤ؟
کہو تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے؟

(مولائے کائنات علیؑ ابنِ ابی طالبؑ)

اِک اور در کھُلا

ارکان اسلام چاہے کلمہ و نماز ہوں یا روزہ و زکواۃ و حج ہوں سب کا تعلق انسان کی جسمانی اور روحانی پاکیزگی سے ہے۔ کلمہ پڑھ کر اور دل سے اسکی تصدیق کر کے آپ اپنی زندگی کو پاکیزگی کی راہ پر ڈال دیتے ہیں۔ نماز آپ کو ہر وقت جسمانی طور پر صاف ستھرا اور پاک رکھتی ہے۔ روزہ روحانی طہارت کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی آپ کے مال کو ہر قسم کی آلائشوں سے بچاتی ہے۔ اور آخری رکنِ اکبر یعنی حج در حقیقت پہلے چاروں ارکان کا اجتماع ہے۔ کہ اسمیں نہ صرف زندگی اپنے لئے مطہر راستہ دریافت کرتی ہے بلکہ جسمانی، مالی، روحانی گویا ہر طریقے سے قربانی دے کر آپ پاکیزگی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ میری ایک بچی نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ ”بابا جب حج کر کے انسان نوزائیدہ بچے کی طرح پاکیزہ ہوجاتا ہے تو پھر لوگ الحاج ہو کر بھی بُرے کاموں سے باز کیوں نہیں آتے؟“۔ میں نے اُسے جواباً کہا تھا کہ حرمین شریفین اللہ کے الطاف و اکرام اور رحمتہ للعالمین کی رحمتوں کے نشریاتی مراکز ہیں، جہاں سے ہمہ اوقات لطافت اور پاکیزگی کے رنگ میں رنگ دینے والے پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں۔ اب معاملہ ہے انسان کے اندر موجود پروگرام موصول کرنے والے سیٹ کا' کہ ان کی کارکردگی کیسی ہے۔ اگر سارا نظام دُرست ہے پکچر ٹیوب صحیح اور باعمل ہے گویا اندر کا آئینہ صاف ہے تو تمام پروگرام بہت

اچھے طریقے سے اور صاف موصول ہوں گے اور دیکھنے والا ان میں جذب ہو جائے گا لیکن اگر اعمالِ صالحہ کی کمی کے باعث اپنے اندر کا آئینہ دھندلا ہو گا تو یوں سمجھ لیں کہ ٹیلی وژن سیٹ کی پکچر ٹیوب خراب ہونے کے سبب کوئی پروگرام ٹھیک طرح سے دیکھا ہی نہ جا سکے گا۔ تو جذب کی اصلاح کردار کی اور فلاح کی کیفیت پیدا ہی نہ ہو سکے گی۔ نتیجہ صاف ظاہر ہے جیسا کوئی گیا الطاف و اکرام اور رحمتوں کی نشریات وصول کیے بغیر ویسا ہی واپس لوٹ آیا۔ اور جو آنکھیں رکھتے ہوئے بھی دیکھنے سے محروم رہے اس کی بد قسمتی پر کیسے شک ہو سکتا ہے۔

اس ساری صورت حال کے تناظر میں جب ہم اپنے شاعر جاوید منظر کے حج بیت اللہ کی روئداد پر نظر ڈالتے ہیں اور واپسی پر ان کی قلب ماہیت کو محسوس کرتے ہیں تو اس بات پر یقین پختہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر کا آئینہ گرد آلود نہیں تھا اور حج کا عمل گزار کر تو اُس نے بے پناہ جلا پائی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حرمین شریفین کی زیارات سے خود کو دوبارہ زندوں میں شامل کر لیتے ہیں۔ اور انہیں اپنے سینے میں دل کی دھڑکن اللہ کے فضل و کرم سے آباد بستیوں کا اعلانیہ محسوس ہونے لگتی ہے ان کے اذہان دلوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنے وجود میں مسرتوں سے بھرپور وادیاں تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ لحہ بہ لحہ مثبت انداز میں بدلتی ہوئی کیفیات سخن وروں کو نئے نئے آسمانوں سے آشنائی دیتی ہیں۔ شاعر تمام مشاہداتِ قلب و نظر کو جذبات میں گوندھ کر اپنے لہو میں سمو لیتا ہے۔ پھر اس کے دل پر زندگی اپنے در کھولتی ہی چلی جاتی ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ "مرے دل پہ کعبے کا در کھلا" جاوید منظر کی انہی کیفیات کا منظر نامہ ہے جس میں پہلے تو اس کے دل میں اُبھرتی ہوئی خواہشات اشعار کے روپ میں

ڈھل کر مناجات کی صورت اختیار کرتی ہیں اور وہ ہر آن اللہ کے حضور دعا گو ہوتا ہے کہ:

اللہ مجھ کو حج کی سعادت نصیب ہو
پھر دشتِ نینوا کی زیارت نصیب ہو
خالق بس ایک بار، جہاں میں بس ایک بار
مجھ کو درِ بتول سے قربت نصیب ہو

پھر جب اس خواہش کے پورا ہونے کی صورت بنتی ہے تو وہ سر سے پاؤں تک شکر کی علامت بن جاتا ہے یوں اس سفر میں انکی قوت متخیلہ زیاراتِ مقدسہ کو اپنے اندر اُتار کر مختلف رنگ و روپ اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کبھی تو وہ اظہار کے لئے نئی ردیفوں کے حوالے سے نئی زمینیں دریافت کرنے لگتی ہے تو کبھی الفاظ کے نئے مفاہیم سے شناسائی کے مراحل طے کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ردیفیں دیکھئے:

☆ منظر بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک
☆ کعبہ میں آکر منظر
☆ عرفات کے میدان میں
☆ منیٰ کی گلریز وادیوں میں
☆ مرا قبلہ کعبہ کے ہر طرف
☆ واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

مندرجہ بالا چند ردیفوں کے علاوہ بھی اس مجموعے میں بہت سی ایسی نئی ردیفیں موجود ہیں جو آپ کے جذباتِ عقیدت کا دامن تھام لیتی ہیں۔ اور انسان

یہاں موجود ہوتے ہوئے بھی جاوید منظؔر کا شریکِ سفر ہو جاتا ہے اور عالمِ تصور میں حرمین کے جوار میں جا نکلتا ہے۔ چند اشعار دیکھئے:

جدارِ کعبہ سے دیکھیں تو صحنِ کعبہ تک
بہت حسین بہت شاندار ہے منظر
وہاں پہ روحوں کی پاکیزگی کا کیا کہنا
عبادتوں کا جہاں پر حصار ہے منظر

☆☆☆

دیکھنا اس کا سکون و راحتِ جاں ہے مگر
جب بھی دیکھو با ادب میزابِ رحمت دیکھنا
جو بھی کچھ دل میں ہیں وہ ساری دعائیں مانگنا
خانہء کعبہ پہ جب میزابِ رحمت دیکھنا

☆☆☆

تو رحیم ہے تو عظیم ہے تو خدائے کُل ہے کریم ہے
میں یہاں سے پہلے تھا در بدر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا
یاں نماز میں نے ادا تو کی مری فکر کرب و بلا میں تھی
جو نمازِ عصر پڑھی اِدھر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

سعادتِ حج کے حصول کے بعد انہی کیفیات کے زیرِ اثر جاوید منظؔر جب سوئے مدینہ روانہ ہوتا ہے تو اس کے ذہنِ رسا کو محبت اور عقیدت ملکر ایک نیا روپ دیتے ہیں۔ ادائیگیء فرض کے بعد اب اسے منزلِ عشق کی جانب سفر در پیش ہے اور وہ اس کا پوری طرح ادراک رکھتے ہوئے خوبصورت اشعار میں

ڈھالتا چلا جاتا ہے۔

پہنچوں گا بہت جلد جہاں بابِ اثر ہے
ہے مجھ کو یقیں شاہِ مدینہ کو خبر ہے
جاتا ہوں نگاہوں میں بسانے کو مدینہ
یہ آلِ محمدؐ سے مودّت کا اثر ہے

☆☆☆

ابھی مکّے کی گلیوں کو خدا حافظ کہا میں نے
بس اب پہنچا مرے آقا مدینے کے سفر پر ہوں
احدؔ صفینؔ خندقؔ بابِ خیبرؔ روضہء اقدس
نظر آئے گا پھر کیا کیا مدینے کے سفر پر ہوں

☆☆☆

دھڑکنے کی ہر اک لمحہ جدا رفتار ہوتی ہے
کہاں قابو مجھے دل پر مدینہ آنے والا ہے
کہا آنکھوں نے اشکوں سے ابھی ٹھہرو سرِ مژگاں
تمہارے حق میں ہے بہتر مدینہ آنے والا ہے

مدینہ منورہ کی حاضری سے کیفیات میں جو تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ جاوید منظر کی روح میں بیدار طوفان کو ایک اور نئے رُخ پر ڈال دیتی ہے اور وہ بے ساختہ یہ کہنے لگتا ہے۔

میں آنکھوں کو انہی گلیوں میں فرشِ راہ کرتا ہوں
جہاں پر آپؐ چلتے تھے مدینہ تیری گلیوں میں

بہت لوگوں نے گھر اسلام لانے کے لئے چھوڑے
کئی منظر بدلتے تھے مدینہ تیری گلیوں میں

خانہ کعبہ میں حاضری کے وقت جو دروازہ جاوید منظرؔ کے باطن میں کھلا تھا۔ روضہ اقدس پہنچ کر اسکی روشنی اور اس میں دکھائی دینے والے مناظر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ایک حد تک اس میں ارتقا ہوا۔ اس کے شعری سفر میں مدینہ سے وابستہ چند بے ساختہ اور حیرت انگیز ردیفوں کا اضافہ ہوا:

☆ مدینے کے سفر پر ہوں
☆ مدینے کے گلی کوچے
☆ ستونِ وفود پر
☆ ستونِ توبہ پہ آہ وزاری
☆ ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

حاضری کے بعد وداع کی صورتِ حال سے بھی ہر صاحبِ دل کو واسطہ پڑتا ہے۔ اور ایسی حالت میں کون ہے جس کا دل نہیں تڑپتا اور جس کی آنکھ نم نہیں ہوتی۔ یہ حالت عموماً ناقابلِ بیان ہوتی ہے مگر جاوید منظرؔ کا کمال یہ ہے کہ اُس نے اس کیفیت کو بھی بڑے ماہرانہ اور مشاقانہ انداز اختیار کرتے ہوئے بے شمار خاموش دلوں کی ترجمانی کا فریضہ ادا کیا ہے۔ دو اشعار دیکھئے:

ہم اپنا دل مدینے کے گلی کوچوں کو دے آئے
وہ ہوں گے اور جو بے دل مدینہ چھوڑ جاتے ہیں
بہت سمجھا بجھا کر ہم یہاں اب تک رہے لیکن
نہیں قابو میں اب یہ دل' مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

مدینے کے بعد پھر مکے لوٹنا اور سب سے آخر میں کعبے سے جدائی کا دلخراش منظر طوافِ وداع کے وقت کو منظوم کرتے ہوئے جاوید منظرؔ خود بھی اشک بار ہوتا ہے اور اپنے سامعین اور قارئین کو بھی اسی کیفیت سے گزارتا محسوس ہوتا ہے۔

دیکھا نہ گیا منظر کعبے سے جدا ہوتا
ہے کتنا گراں دل پر کعبے سے جدا ہوتا
اشکوں کو پُروتا تھا' اک روز یہ ہوتا تھا
منظر کا ہے پس منظر' کعبے سے جدا ہوتا

جاوید منظرؔ کے تخلیق کردہ اس ''منظر نامے'' میں جذب وسکون کے تمام رنگ' قوس وقزح کی طرح آنکھوں کے راستے روح میں اُتر جاتے ہیں۔اور یہ کتاب اپنے قارئین پر محبت' عقیدت اور مودّت کا ایک اور در کھولتی ہے' دعا ہے کہ یہ کیفیات مستقل ہو کر جاوید منظرؔ کو مضبوطی سے اُس راستے پر رکھیں جو خدا کی رضا اور اسکے رسولؐ کی خوشنودی کا راستہ ہے۔آمین

عارفؔ منصور

زندگی کو بس یہی اک فکر دے کر دیکھنا
کوئی مشکل پیش آئے عزمِ سرور دیکھنا

یہ نہ دیکھو کون سا رستہ کہاں لے جائے گا
جب سفر کا قصد کرنا ہو تو، تو رہبر دیکھنا

(جاوید منظر)

شاعرِ اہلِ بیت

جاوید منظر پاکستان اسٹیل ملز میں ایک بڑے افسر ہیں بہت اچھے انسان اور اعلیٰ کردار کے مالک بھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہونے کے علاوہ پابندی کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں حال ہی میں ان کو حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی اللہ کے گھر اور روضہ رسولؐ نے انکے کردار اور چہرے مبارک کو اور زیادہ منوّر بنا دیا ہے۔ جاوید منظر کو ایک یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ وہ ایک بہت معروف شاعر آلِ محمدؐ بھی ہیں جب حج ادا کرنے گئے تھے تو وہاں تمام عبادتیں بجالائے اور احکام حج بھی ادا کئے جاوید منظر نے اللہ کے گھر کے سائے اور روضہ رسولؐ کی چھاؤں میں بیٹھ کر جو نعتیں اور منقبتیں لکھی ہیں اس بات سے ان کے خلوص اور محبتوں کا پتہ چلتا ہے کہ وہ محمدؐ وآلِ محمد کی محبتوں سے کتنے سرشار ہیں انکی نعتوں اور منقبتوں میں صرف فضائل رسالتؐ و امامتؑ نہیں بلکہ اصول دین اور فروع دین کی مکمل فضیلت بیان کی گئی ہے خداوندا ان کے علم میں اور زیادہ اضافہ فرمائے اور صحت وسلامتی کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے

میری دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر جاوید منظرؔ کی طرح تمام شعراء کرام کو بھی یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اصول دین پر یوں ہی کاربند رہیں اور دین و دنیا کی نعمتوں سے شب و روز فیض یاب ہوتے رہیں۔ آمین

مولانا فرمان علی عرفانی
خطیب جامع مسجد جعفریہ
ہیڈ آفس، پاکستان اسٹیل، کراچی

اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپؐ امین و صادق تھے
ایسا بھی نہیں سرکارؐ رہے چالیس برس تک غاروں میں
(جاوید منظرؔ)

فخرِ کاروانِ بلالؓ

جاوید منظر دنیائے ادب کا ایک اہم نام۔ رسائی ادب میں ان کی تخلیقات انتہائی اہم حوالہ ہیں کاروانِ بلالؓ کے زیرِ اہتمام ۲۲۵ افراد پر مشتمل حج کے قافلے میں جاوید منظر اپنی اہلیہ شاہگل وقار فاطمہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل کرنے جنوری ۲۰۰۶ء میں سعودی عرب تشریف لے گئے۔

کاروانِ بلالؓ عرصہ، چودہ سال سے حجاج کرام کی خدمت اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ الطاف حسین حالی نے مدّ و جزرِ اسلام میں کیا خوب کہا ہے کہ:

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

اگر اہلِ زمیں، حجاجِ کرام کی صورت میں میسر آجائیں تو خدام کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا کیونکہ حجاجِ کرام کی خدمت کرنا ہمارے معصومین کا محبوب عمل تھا ہم تو اماموں کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں۔ اسی تجربے کو لیکر ہر سال کی طرح اس سال بھی ۲۲۵ حجاجِ کرام پر مشتمل کاروان نے علامہ رضی جعفر صاحب اور مولانا غلام محمد امینی صاحب کی سربراہی میں مناسکِ حج ادا کئے اور زیارت سے فیضیاب ہوئے۔ جو حجاجِ کرام جنوری ۲۰۰۶ء کاروانِ بلالؓ کے قافلے میں حج کی

سعادت سے فیض یاب ہوئے اِن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

سید محمود عباس جعفری، سید مقصود الحسن، ابوالحسن، فرخ زیدی، آفتاب زہرہ، نور فاطمہ، رفیق فاطمہ، سید اشرف علی، ظفر الحسن، شباب فاطمہ، حسن مہدی جعفری، سید معراج حسین، رئیس بیگم، شائستہ انوار زیدی، اشتیاق فاطمہ زیدی، ظہیر حیدر زیدی، سیدہ بی بی، نجمہ آصف، غلام مہدی، انوار فاطمہ، سید انور خورشید، شہباز اقبال، سیدہ جاسیہ فاطمہ، سید سبطین رضی، فاخر رضا حیدری، سید اسد سعید زیدی، حمیدہ بیگم، خادم حسین، سید مقصود حسین نقوی، تاج مقصود نقوی، حیدر مہدی، عباسی بیگم، سید عابد مرزا، سید نذر عباس، شیبا عباس، حسن علی نقوی، شہباز پروین نقوی، قمر النساء، سید محمد حسین، علی فریدون مصطفٰے، سید سجاد حسین نقوی، نگہت مصطفٰے، شہنشاہ بیگم، زینت حق، عذرا پروین، سید دلنواز یوسف، وزیر فاطمہ، نایاب فاطمہ، محمد ذوالفقار نقوی، پرویز طاہر قزلباش، فریدہ فاطمہ قزلباش، فاطمہ سعید، صبا سعید، شمس العباس، قمر النساء، آفتاب حسین رضوی، حمید حسین، شاہانہ رضوی، نثار فاطمہ، محمد عباس، سید آفتاب حسین، محمد ابراہیم، صفیہ بانو، سید عالی جاہ حیدر زیدی، سیدہ زہرہ شمائل زیدی، سید ابو یوسف، زہرہ یوسف، سلطنت رضا، حنا ابرین، ہما نورین، کہکشاں حسن، وہاج حسن، سید حیدر آفاق، نادرہ بتول، سید حسن آفاق، سعید فاطمہ، ناہید حسن، سید ندیم حیدر، سجاد حیدر، سید حسن اقبال، احمد عباس، سید شبیر حسین، سید علی ماجد جعفری، اختر سلطانہ، غلام علی، حمید حسن، اعجاز حسین، آغا ظفر عباس، سید حماد ریاض نقوی، کنیز عابد، سید انتظار حسین، ہمیم حسن، عزیز بانو، سید محمد عسکری عابدی، سید زماں شاہ، سید حسن، سید مفید الحسن رضوی، صادقہ مفید رضوی، سید محمد حامد جعفری، سکینہ خاتون، سید محمد عباس جعفری، تسنیم احمد رضوی، سیدہ نشاط فاطمہ، حنا افتخار، مصطفٰے عباس رضوی،

سبطِ عارف نقوی، عالیہ جبین، نفیس جہان بیگم، محمد رضی، رخسانہ علی، سرور عباس رضوی، مشتاق احمد، سیدہ طاہرہ مشتاق، سید ذیشان حسین، شمیم فاطمہ، مرزا حسین اختر، فوزیہ ظہیر عباس، سید مشتاق احمد نقوی، نزہت طاہرہ، سید شاہد علی، کشوری بیگم، علی محمد، نسیم فاطمہ، سیدہ شمس النساء، غلام بشیر، سید اقبال احمد زیدی، شازیہ اقبال، کاظم جاوید عالم (جاوید منظر)، شاہ گل وقار فاطمہ، شاہدہ بیگم، نرگس رباب، محمد علی، رابعہ خاتون، انجا علی، سید شعیب رضا، شائلہ رضا، سید علی ابرار جعفری، مہ جبیں سلطانہ شبانہ جعفری، سید بابر علی، ارشد حسین کاظمی، ریاضت حسین کاظمی، کلثوم عباس، تبسم رضا، کنیز فاطمہ، مولانا غلام محمد انگی، کاچو اعظم خان، منور عباس، سید رضی عباس زیدی، سید باقر رضا زیدی، ام سلمیٰ نقوی، نسیم ناصر، فرزانہ خانم، سید حسین محمود، تنویر زہرہ، کنیز زہرہ، وصی حیدر، نوشابہ خاتون، آغا مظفر عباس، طلعت زہرہ، سید علی محمد رضوی، سکندر جہاں، محمد علی بخش، سید کاشف تنویر نقوی، حسن فاطمہ نفیس، برکت علی، الطاف حسین، اخلاق حسین، بختاور، سید عابد امام رضوی، نسرین عظمیٰ، خورشید اختر، شمیم اعجاز، ناہید فاطمہ، دیدار علی جتوئی، سید وکیل حسین عابدی، حسن بانو، مہربانو، محمد تقی، محمد علی، حسن، شفقت علی، سید ممتاز علی، محمد تحسین مصطفےٰ، ماہ رخ رضوی، محمد عقیل، راشدہ بیگم، نذر عباس رضوی، سلیم رضا، رعنا انجم محسن رضا، ثمرہ عقیل، غلام حسین شاہ، امیر حیدر شاہ، سید مسرور حسین نقوی، نجمہ نقوی، شہناز رفعت، سید مسعود حسین، کنیز زہرہ، انیس فاطمہ، زاہد حسین زیدی، غلام کبریٰ، تنویر زہرہ، سید محمد علی جعفری، سیدہ عصمت علی، سید قیصر علی رضوانہ اقبال عابدی، ذوالفقار علی، سید طیب عباس زیدی، ثقلین حسین خان زمانی بیگم، جعفر امام زیدی، قمر سلطانہ زیدی، سید ننھے آغا، نگار بیگم، کاظم رضا حیدری، سید مدثر حسن، رئیسہ رضا، سید صادق امام رضوی، سحر رضوی، اعجاز زینب نسیم، غفار علی بخش، مرور جان، محمد احمد، شمیم آرا بیگم۔

جاوید منظرؔ صاحب کا تیسرا شعری مجموعہ "مرے دل پہ کعبے کا در کھلا" حمد ونعتؐ کا مجموعہ ہے جو انہوں نے حج اور زیارت کے دوران رُوح کی گہرائیوں میں ڈوب کر کہا ہے میں بحیثیت ادب کا قاری یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ جہاں تک مری معلومات کا تعلق ہے اس سے قبل کسی بھی شاعر نے حجاز مقدس میں دورانِ حج و زیارات مکمل مجموعہ ترتیب نہیں دیا ہے یہ مجموعہ جاوید منظرؔ صاحب کی قادرالکلامی کا منہ بولتا ثبوت اور اہل علم وادب کے لئے نادر تحفہ ہے۔

جاوید منظرؔ صاحب کی کتاب کی مجلسِ مشاورت میں معروف اہلِ قلم جن میں جناب مسرور جاوید، جناب ساجد رضوی، جناب محمود ساگر، جناب اقبال مجیدی، جناب مبشر میر، کرنل محمد شاہ علی اور مقصود عالم ہمایوں شامل ہیں جن کی مشاورت نے کتاب کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ والسلام!

سیّد دلنواز یوسف

میرِ کاروان

کاروانِ بلالؓ

مسجدِ نورِایمان، کراچی

منظرؔ وہ راہِ حق سے یقیناً جدا ہوا

رد جس نے بھی کیا تھا نبیؐ کا کہا ہوا

(جاوید منظرؔ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

اے خدا !

اے مرے معبود مرے ربِّ جلیل
ایک انساں کے لئے تو نے جہاں خلق کیا
یہ جہاں کیا ہے کئے سیکڑوں عالم تخلیق
ایسے پیکر کے لئے، ایسے شناور کے لئے
جسے کوئی بھی تصور میں نہیں لا سکتا
ایسا ذرہ کے جو صحرا میں نہیں آ سکتا

اے خدا !
خالقِ کُل تو ہی بتا
تیری تخلیق کا حق کیسے ادا ہو ہم سے
زندگی کیسے حقیقت میں بسر ہو ہم سے
اے خدا ! خالقِ کُل
ارض و سماوات کے رب
ایسا کرتے ہیں کہ ہم اپنی شفاعت کے لئے
تیرے محبوب ترے آخری پیغمبرؐ نے
خم کے میداں میں کہا یا مُباہلہ کے لئے
جو کہا ہے اُسے ہر حال میں پُورا کر دیں
اک اِسی طرح سے بس تیری رضا ہو جائے
حق ہمارا بھی تو جینے کا ادا ہو جائے

اللہ مجھ کو حج کی سعادت نصیب ہو
پھر دشتِ نینوا کی زیارت نصیب ہو

مجھ کو دکھا حضورؐ کے روضے کی جالیاں
صحنِ حرم میں مجھ کو عبادت نصیب ہو

مجھ کو غلامِ شافعِ محشر کا نام دے
روزِ جزا نبیؐ کی شفاعت نصیب ہو

خالق بس ایک بار جہاں میں بس ایک بار
مجھ کو درِ بتولؑ سے قربت نصیب ہو

ہوں جنت البقیع میں قبروں کے درمیاں
یوں مجھ کو ایک شب کی زیارت نصیب ہو

خالق یہ التجا ہے سزا و جزا کے بعد
مولائے کائناتؑ کی قربت نصیب ہو

دنیا میں شہرِ علم سے نسبت کے باب میں
منظرؔ کو اعتماد کی دولت نصیب ہو

منزلِ مقصود

کیسے ممکن ہے جو ہم چاہیں وہی ہو جائے
ہاں مگر خالقِ کُل، ارض و سماوات کا رب
چاہتا ہے کہ کوئی مانگ کے دیکھے اُس سے
اور پھر دیکھے خدائی کا کمال
میں نے اک بار یہ چاہا تھا کہ خلاقِ جہاں
اپنے محبوبؐ کے اُس در پہ بلالے مجھ کو
ہاں اُسی در پہ جہاں جن و ملائک ہر دم
آپؐ کے در کی غلامی کا شرف پاتے ہیں

آج میں خوش ہوں
بہت خوش ہوں
بہت ہی خوش ہوں
آج خالق نے مجھے اِذنِ حضوری بخشی
کل سفر منزلِ مقصود کی جانب ہوگا

حُرمتِ خانۂ کعبہ

سنو! اے دنیا والو
خانۂ کعبہ کی وہ حُرمت ہے
جسکا اِس جہاں میں کوئی ثانی ہو نہیں سکتا
جہاں پر حضرتِ آدمؑ سے خاتمؐ تک
سبھی نبیوںؑ نے دنیا کو بتایا تھا
خدا کا یہ وہ گھر ہے
جس سے پہلے کوئی گھر دیکھا نہیں منظرؔ
یہ مکّے کو فضیلت ہے
خدا نے اپنا گھر اِس شہر کو بخشا
اسے حج کے لئے پھر منتخب کر کے
مسلمانوں کو بتلایا

تمہیں توفیق ہے تو حج بھی تم پہ فرض کرتا ہوں

خدایا التجا یہ ہے

تُو اپنے خانہء کعبہ کی حُرمت کے تقدّس میں

ہر اک مسلم کو اُس کی زندگی میں

اِسی توفیق کا حامل بنا دے

کم از کم ایک بار اُس کو سعادت حج کی حاصل ہو

❁❁❁

سنگِ اسود پر نظر کیا پڑ گئی
میری بینائی بہت بہتر ہوئی

کل تلک جو بھی گزاری زندگی
سچ تو یہ ہے زندگی میری نہ تھی

حمد کہنے کی بدولت آ گئی
میرے لہجے میں عجب پاکیزگی

خانۂ کعبہ ہو، میں سجدہ کروں
زندگی ایسی کبھی سوچی نہ تھی

جس جگہ آلِ عبأ سجدہ کریں
خواہشِ سجدہ وہیں پوری ہوئی

صبح کعبے میں ہو شب کعبے کی ہو
زندگی تو بس یہی ہے زندگی

جسم و جاں کعبہ کی برکت سے ہوئے
ایسا منظرؔ اور ایسی تازگی

یہ امانتوں کا نگر بنا
کہ جدارِ کعبہ میں ، در بنا

جہاں کُل جہاں کا ہو حج ادا
یہ خدا کا گھر بھی وہ گھر بنا

جو بگڑ گیا تھا خود اپنے گھر
وہ بنا تو پھر وہ اِدھر بنا

وہ جو صحنِ کعبہ تک آ گیا
وہ نبیؐ کا نورِ نظر بنا

تھا میں در بدر مرے اے خدا
ترے گھر میں ہوں مرا گھر بنا

ربِ کعبہ سے ملا ، کعبے میں آ کر منظرؔ
کتنا مسرُور ہوا کعبے میں آ کر منظرؔ

میں نے اِس دنیا میں کس درجہ خطائیں کی تھیں
مجھ پہ یہ راز کُھلا کعبے میں آ کر منظرؔ

میرا گھر بار حقیقت میں درِ شاہِ زمنؑ
یوں ملا مجھ کو پتہ کعبے میں آ کر منظرؔ

دین و دنیا ہے فقط آلِ عباؑ کے دم سے
یہ سُنی میں نے صدا کعبے میں آ کر منظرؔ

دینِ آدمؑ سے چلا اور یہاں تک پہنچا
یوں پیمبرؐ نے کہا کعبے میں آ کر منظر

جس کے سائے میں کبھی پنجتنؑ پاک رہے
آج دیکھی وہ کسا کعبے میں آ کر منظر

صبح و شام و روز و شب میزابِ رحمت دیکھنا
یہ نہیں سوچو کہ کب میزابِ رحمت دیکھنا

دیکھنا اس کا سکون و راحتِ جاں ہے مگر
جب بھی دیکھو با ادب میزابِ رحمت دیکھنا

جو بھی کچھ دل میں ہیں وہ ساری دعائیں مانگنا
خانۂ کعبہ پہ جب میزابِ رحمت دیکھنا

ہر عمل کا کوئی تو ردِ عمل ہوگا ضرور
کس نے چاہا بے سبب میزابِ رحمت دیکھنا

زیرِ سایہ اس کے ہوں گی سب دعائیں مستجاب
ہو اگر دستِ طلب میزابِ رحمت دیکھنا

بابِ اسماعیلؑ پر احساس کی شدّت کے ساتھ
ہوں دعائیں زیرِ لب میزابِ رحمت دیکھنا

خانۂ کعبہ میں یوں منظرؔ کبھی سوچا نہیں
کب نہ دیکھو اور کب میزابِ رحمت دیکھنا

پُر وقار اور پُر ضیاء منظرؔ باب عمرہ سے بابِ مروہ تک
تم یہ منظر بھی دیکھنا منظرؔ بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

صحنِ کعبہ سے بیٹھ کر دیکھو فکر و الہام کی حقیقت کو
سعی کا اور طواف کا منظرؔ بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

ہر گھڑی جو گزر گئی مجھ پہ ہوش آنے سے آج تک کا سفر
ربِ کعبہ سے کہہ دیا منظرؔ بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

کیوں خدا نے مجھے بُلایا ہے درِ کعبہ کو کیسے پایا ہے
میں یہی سوچتا رہا منظرؔ بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

ذہن سے فکر رابطے میں رہی' کہکشاں ایک زائچے میں ڈھلی
پھر ملا مجھ کو رہنما منظر' بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

دائیں جانب صفا کے خطِ جلی' بابِ عباسؓ اور بابِ علیؑ
بائیں جانب ہے دلکشا منظر' بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

ابرہا کو ملی تھی موت کدھر' تھے ابابیل کے کدھر کنکر
جانے کیوں ڈھونڈتا رہا منظر' بابِ عمرہ سے بابِ مروہ تک

رنگ خود ہی بدلتا رہتا ہے آپ ہی آپ اُبھرتا رہتا ہے
ایک منظر سے دوسرا منظر' بابِ عُمرہ سے بابِ مروہ تک

کوہِ مروہ پہ بیٹھ کر سوچا' گھر پہ جا کر بھلا دکھاؤں گا کیا
ہے کہاں کون کون سا منظر' بابِ عُمرہ سے بابِ مروہ تک

سُبحان اللہ

کسی عابد نے جب یہ حضرت سلمانؑ سے پوچھا
خدا نے آپ کو یہ عزت و عظمت عطا کی ہے
زمیں کی سلطنت دی ہے
تصور جس کا جن و انس بیشک کر نہیں سکتے
حکومت آپ کی ہر شے پہ قائم ہے
تو حضرتؑ نے یہ فرمایا!
سنو! اور تم مسلمانوں کو جا کر یہ بتا دینا
سُبحان اللہ مُسلم کے ہو گر اک بار بھی اعمال میں شامل
مری اِس سلطنت سے وہ مسلماں کتنا افضل ہے
کہ میری سلطنت تو ختم ہو جائے گی کچھ دن میں
مگر سُن لو سُبحان اللہ وہ دولت ہے

جس کو اے مسلمانوں!
اگر اک بار بھی اپنی زبانوں پر جو تم لائے
خدا پھر تا ابد
یہ نامہء اعمال کی زینت بنا دیگا
مری اس چار دن کی سلطنت کی کیا حقیقت ہے
مسلماں کا سُبحان اللہ کہہ دینا
مری اس سلطنت سے کتنا افضل ہے

پوری ہوتی ہے دعا عرفات کے میدان میں
ایسے ملتا ہے خدا عرفات کے میدان میں

تم خلوصِ دل سے مانگو اور دعا پوری نہ ہو
مجھ سے یہ دل نے کہا عرفات کے میدان میں

زندگی میں اور ایسی کوئی شب ہوتی نہیں
ایک شب کا جاگنا عرفات کے میدان میں

سرورِ کونینؐ سے تا حضرتِ آدمؑ ملے
کیسے کیسے رہنما عرفات کے میدان میں

کون آیا تھا یہاں آلِ عباؑ کے ساتھ ساتھ
آیئے دیکھیں ذرا عرفات کے میدان میں

سال میں بس ایک شب ملتا رہے گا تاابد
ہر دعا کو حوصلہ عرفات کے میدان میں

سب دعاؤں میں وہی منظرؔ دعا پوری ہوئی
میں نے جو مانگی دعا عرفات کے میدان میں

جو دیکھئے تو یہی بار بار ہے منظر
طوافِ کعبہ ہے، کیا پُر وقار ہے منظر

سجا ہوا ہے گلستانِ سرورِ کونینؐ
قدم قدم پہ گُلوں کی بہار ہے منظر

نبیؐ کے گھر سے چلے' آئے سنگِ اسود پر
ہر ایک گام بہت پُر وقار ہے منظر

یہ سوچتا ہوں خدیجہؓ کا گھر بھی کیا گھر ہے
نبیؐ جہاں پہ عبادت گزار ہے منظر

جدارِ کعبہ سے دیکھیں تو صحنِ کعبہ تک
بہت حسین، بہت شاندار ہے منظر

وہاں پہ رُوحوں کی پاکیزگی کا کیا کہنا
عبادتوں کا جہاں پر حصار ہے منظر

جدارِ کعبہ کا پردہ بتا رہا ہے ہمیں
غلافِ کعبہ کی اپنی بہار ہے منظر

فلک سے لعلِ آمنہ کا اُترا، مٹی کی گلریز وادیوں میں
حبیبِؐ حق بے مثال دیکھا، مٹی کی گلریز وادیوں میں

یہیں تھی وحدانیت کی دولت، یہیں پہ دینِ نبیؐ کی قوت
میں کتنا مسرور چل رہا تھا، مٹی کی گلریز وادیوں میں

پیادہ پا اس زمیں پہ چل کر، حسین لگا مجھ کو اپنا پیکر
کسی نے جیسے مجھے سنوارا، مٹی کی گلریز وادیوں میں

سبھی کے چہرے دمک رہے تھے، حسین وپُرنور لگ رہے تھے
ہر ایک تھا لاجواب چہرہ، مٹی کی گلریز وادیوں میں

زباں مری گنگ ہو گئی ہے، گئے زمانوں میں کھو گئی ہے
سناؤں کیسے ملا ہے کیا کیا، مٹی کی گریز وادیوں میں

خلیلِ حق کے جو پاس دیکھے، وہ سارے جمرات کیلئے تھے
وہی تھے کنکر جو ڈھونڈ لایا، مٹی کی گریز وادیوں میں

میں ایسا منظر بھلاؤں کیسے، دوبارہ اس میں سماؤں کیسے
یہی تو میں نے سوال رکھا، مٹی کی گریز وادیوں میں

❁❁❁

کوہِ رحمت

یہ کوہِ رحمت کہ جس نے اب تک
نہ جانے کتنے رسولؑ دیکھے
بہت سے پیغمبروںؑ کو اِس نے
سکون بخشا وقار بخشا
یہیں پہ آدمؑ کی اک دعا کو
قبولیت کی سند ملی تھی
یہاں پہ ایسا چبوترا ہے
کہ جس پہ جا کر
نبیؐ آخرؐ نے حج کا خطبہ عطا کیا تھا

حسینؑ عالی مقام نے یہاں پر
دعائے عرفات بھی پڑھی تھی
خدائے مطلق
ہمارا خالق
ہمارا رہبر
یہ تجھ سے ہے التجا ہماری
وہ کوہِ رحمت کے واسطے سے
جو ہم نے مانگی ہے اُس دعا کو
قبولیت کی سند عطا کر

میں تھا بے خبر مرے چارہ گر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا
یہ لگا کہ جیسے ہوں اپنے گھر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

مجھے زندگی جو ملی اِدھر، بڑی احتیاط سے کی بسر
تھا مگر خدائی سے بے خبر، مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

یہ دوام دے گا نجات کو، یہ ثبات دے گا حیات کو
یہی کُل جہاں کا ہے بہرور مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

یاں نماز میں نے ادا تو کی، مری فکر کرب و بلا میں تھی
جو نمازِ عصر پڑھی اِدھر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

تُو رحیم ہے تو عظیم ہے تو خدائے کُل ہے کریم ہے
میں یہاں سے پہلے تھا در بدر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

جو نظر غلام نے کی اِدھر تو بچا میں ہونے سے در بدر
اُسی اک نظر سے ملا یہ در مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

یہ جو حمد منظرِؔ خوش نظر کہی میں نے کعبے میں بیٹھ کر
تو گماں ہے سارے وجود پر مرے دل پہ کعبے کا در کھلا

مگر یہ جب ہی ممکن ہے

مجھے دوش ہوا نے آج جدّہ پر اُتارا ہے
یہ وہ جدّہ ہے جس کی رہگذر کافی کشادہ ہے
مجھے جانا ہے مکّے اور پھر مکّے کی گلیوں میں
یہاں سے خانہء کعبہ میں جاؤں
وہاں پہنچوں تو عمرے کی سعادت مجھ کو حاصل ہو
جو عمرے سے فراغت ہو تو پھر خواہش یہی ہوگی
مرے آقاؐ جہاں پیدا ہوئے تھے وہ جگہ دیکھوں
مگر یہ جب ہی ممکن ہے
کوئی مجھ کو اگر منظرؔ
ابھی جدّہ سے مکّہ کے گلی کوچوں میں پہنچائے

❁❁❁

گیا جس طرف بھی پتہ چلا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف
یہاں راز مجھ پہ عجب کھلا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف

میں تو مخمصے میں پھنسا رہا، کبھی یاں گیا کبھی واں گیا
میں زمان و مکاں سے الگ ہوا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف

میں نے عالمِ دیں سے یہ کہا، مری ایک بات کا حل بتا
مری کیا نماز ہوئی ادا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف

جو میں اپنے گھر ہی میں آگیا، کسی ایک سمت ہو رُخ مرا
یہ نجانے کیسا ہے ماجرا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف

چلو ایک عُمر کے بعد ہی یہاں آ کے مجھ کو پتہ چلا
ہُوا آج منظرِ خوش ادا، مرا قبلہ کعبے کے ہر طرف

ہے یقیں خدا کے وجود کا جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا
وہ وجود رب نے عطا کیا جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

درِ کعبہ کھلتا جناب پرؑ تو گمان ہوتا حجاب پر
سبھی کہتے قصہ تھا عام سا' جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

یہی ماںؑ کو حکم خدا کا تھا مرا گھر بناؤ علیؑ کی جا
یہی اصل جُز ہے طواف کا جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

جو علیؑ کی جائے نماز تھا' کہ جو شانِ محرمِ راز تھا
وہ خدا کے حکم سے وا ہوا' جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

اُسے لاکھ بند کیا اِدھر، نہیں ختم شگاف ہوا مگر
یہ زمانے بھر کا ہے معجزہ، جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

کبھی تم نظر جو کرو اِدھر تمہیں منظر آئے گا وہ نظر
وہی نقش کُل کے وجود کا، جو غلافِ کعبہ سے چھپ گیا

میں اپنی ذات میں تنہا، مدینے کے سفر پر ہوں
مری قسمت کا کیا کہنا، مدینے کے سفر پر ہوں

ابھی مکّے کی گلیوں کو، خدا حافظ کہا میں نے
بس اب پہنچا مرے آقاؐ، مدینے کے سفر پر ہوں

مجھے خود اپنے جانے کا یقیں، آتا نہیں اب تک
مگر پھر بھی کمر بستہ، مدینے کے سفر پر ہوں

کہیں جو مجھ کو صحرا میں، کوئی انساں نظر آیا
مجھے یاد آئے پھر آقاؐ، مدینے کے سفر پر ہوں

گزارے کتنے دن میں نے، اِسی دن کی تمنا میں
مرے آقاؐ، مرے مولاؐ، مدینے کے سفر پر ہوں

مدینے میں محمدؐ کا گھرانہ کیسے رہتا تھا
ابھی میں نے کہاں دیکھا، مدینے کے سفر پر ہوں

اُحد، سَفین، خندق، بابِ خیبر، روضۂ اَقدس
نظر آئے گا پھر کیا کیا، مدینے کے سفر پر ہوں

شُتر، چرواہے، گلّے، وادیاں، اور ریت کے ٹیلے
ابھی منظر یہی دیکھا، مدینے کے سفر پر ہوں

پہنچوں گا بہت جلد، جہاں بابِ اثر ہے
ہے مجھ کو یقیں، شاہِ مدینہؐ کو خبر ہے

جس دن سے سُنا، میرا بُلاوا ہے اُدھر کا
دل میرا، جگر میرا، مری سانس اُدھر ہے

دربار میں ہو جلد حضوری مرے آقاؐ
اِس فکر میں ہر لحظہ مرا، عزمِ سفر ہے

کہتا ہوں کچھ اِس شان سے نعتِ شہہ بطحاؐ
سجدے میں جبیں، دامنِ دل اشکوں سے تر ہے

اِس طرح میں جاؤں شہرِ لولاکؐ کے در پر
دنیا یہ نہ پوچھے کہ کدھر رختِ سفر ہے

اشکوں سے خریدوں گا میں خاکِ درِ والا
اِس ساری تجارت میں منافع ہی اِدھر ہے

جاتا ہوں نگاہوں میں بسانے کو مدینہ
یہ آلِ محمدؐ سے مودّت کا اثر ہے

خاکِ در بطحا جو سجائی سرِ مژگاں
منظرؔ یہ مری ماں کی دعاؤں کا ثمر ہے

❁❁❁

کہوں گا کیا وہاں جا کر، مدینہ آنے والا ہے
بس اب پہنچا میں روضہ پر، مدینہ آنے والا ہے

وہاں تم سر کے بل جانا، نشانِ پائے اقدس پر
کہا دل نے یہ سمجھا کر، مدینہ آنے والا ہے

دھڑکنے کی ہر اک لمحہ جدا رفتار ہوتی ہے
کہاں قابو مرے دل پر، مدینہ آنے والا ہے

کہا آنکھوں نے اشکوں سے ابھی ٹھہرو سرِ مژگاں
تمہارے حق میں ہے بہتر، مدینہ آنے والا ہے

مکاں ہوں گے وہی اب تک، وہاں گلیاں وہی ہوں گی
یہ دیکھیں گے وہاں جا کر، مدینہ آنے والا ہے

کبھی سوچا بھی ہے، در پر حضوری کس طرح ہوگی
غلامِ شافعِ محشرؐ، مدینہ آنے والا ہے

یہاں کا ذرّہ ذرّہ، دینِ احمدؐ کا حوالہ ہے
چلو تم باوضو ہو کر، مدینہ آنے والا ہے

در و دیوار سے آلِ عبؑا کی یاد آئے گی
ملے گا پھر وہی منظرؔ، مدینہ آنے والا ہے

کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

منظر کب سے سوچ رہا ہوں
میں جاؤں اُس راہ گزر پر
اور میں دیکھوں آپؐ کے گھر کو
جس گھر کی دہلیز پہ آنا
ہر ذی روح کی خواہش ٹھہری
فکر کا دامن تھام کے اکثر
میں نے جبیں اُس در پہ رکھی
اور میں اب یہ سوچ رہا ہوں
مری جبیں اور آپؐ کا در ہو
کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

❁❁❁

ہمارے درد کا درماں' مدینہ آنے والا ہے
ابھی کہنا نہیں آساں' مدینہ آنے والا ہے

کہا اشکوں نے اب تو' آخری لمحہ بھی آ پہنچا
چلے ہیں ہم سرِ مژگاں' مدینہ آنے والا ہے

ہمارے جسم و جاں کو اور کچھ لمحے عطا کر دے
خدایا! یہ بھی ہو احساں' مدینہ آنے والا ہے

ابھی کہنا بہت مشکل' بدن پر کچھ نہیں قابو
کہاں تک ہے ہماری جاں' مدینہ آنے والا ہے

جدا ہوں جسم و جاں منظرؔ مدینے سے ذرا پہلے
اگر نکلیں یہیں ارماں' مدینہ آنے والا ہے

رسولِ پاکؐ آتے تھے‘ مدینہ تیری گلیوں میں
خدا کیا ہے بتاتے تھے‘ مدینہ تیری گلیوں میں

ضعیفہ تین دن کچرا نہ گر پھینکے تو پھر آقاؐ
عیادت اُس کی کرتے تھے‘ مدینہ تیری گلیوں میں

میں آنکھوں کو اُنھیں گلیوں میں فرشِ راہ کرتا ہوں
جہاں پر آپؐ چلتے تھے‘ مدینہ تیری گلیوں میں

شقی القلب لوگوں کا جہاں دیں آپؐ نے بدلا
وہیں موسم بدلتے تھے‘ مدینہ تیری گلیوں میں

ہر اک موسم میں آقاؐ آپ کو دنیا نے یوں دیکھا
نشاں قدموں کے ملتے تھے، مدینہ تیری گلیوں میں

بہت لوگوں نے گھر اسلام لانے کیلئے چھوڑے
کئی منظر بدلتے تھے، مدینہ تیری گلیوں میں

❁❁❁

ہماری فکر کا محور، مدینہ تیری گلیوں میں
چلے ہر گام پیغمبرؐ، مدینہ تیری گلیوں میں

انہیں رستوں پہ چل پھر کر جواں ہوتے ہوئے دیکھے
قسیمِ بادہ کوثر، مدینہ تیری گلیوں میں

جہاں میں تا قیامت تیرا ہمسر ہو نہیں سکتا
چلے تھے فاتحِ خیبرؓ، مدینہ تیری گلیوں میں

ترا ہر گام کیا کہنا قدم گاہِ پیمبرؐ ہے
سب آئیں سر کے بل چل کر، مدینہ تیری گلیوں میں

تری راہوں نے یوں دیکھا' زمیں پر ماہِ کامل کو
چلیں تھیں مادرِ سرورؐ' مدینہ تیری گلیوں میں

مزارِ حضرتِ حمزہؓ سے محرابِ پیمبرؐ تک
بہت پُر کیف ہے منظر' مدینہ تیری گلیوں میں

❁❁❁

کریں سرکار کی خدمت، مدینے کے گلی کُوچے
زمانے بھر میں خوش قسمت، مدینے کے گلی کُوچے

ہمیں بھی خاکِ پا، مل جائے سرکارِ دو عالمؐ کی
اگر بخشیں ہمیں ہمّت، مدینے کے گلی کُوچے

انہیں پر آپؐ چل کر منزلِ مقصود تک پہنچے
سدا کرتے رہے خدمت، مدینے کے گلی کُوچے

میں ڈھونڈوں گا اِسی مٹی میں خاکِ پائے اقدس کو
نہ سمجھیں گر اسے بدعت، مدینے کے گلی کُوچے

انہیں راہوں سے سبطِ مصطفٰےؐ کرب و بلا پہنچے
نہ ہوں کیوں باعثِ عظمت، مدینے کے گلی کوچے

قدم گاہِ پیمبرؐ کا ملا رتبہ انہیں جب سے
ابد تک باعثِ برکت، مدینے کے گلی کوچے

محمدؐ اِن گلی کوچوں سے گزرے ہیں اِسی باعث
جہاں کی عزت و حرمت، مدینے کے گلی کوچے

خاکِ پا

میں مکّے کی گلی کوچوں میں کتنا شاد رہتا ہوں
اِنہی گلیوں کو آقاؐ کی قدم بوسی کا رُتبہ ہے
اِنہی گلیوں میں پھرتا ہوں
میں خاکِ پا کو اپنی آنکھ کا سُرمہ بناتا ہوں
وہ خاکِ پا جو برسوں سے یونہی خاکِ شفا بن کر
زمانے بھر میں روز و شب
مرے جیسے گناہ گاروں کو
اُن کے خواب کی تعبیر دیتی ہے

خدایا! ہر مسلماں کو یہ دولت دے
مدینے کے گلی کوچوں میں گھومے
اور پھر یوں ہو
مری طرح اُسے بھی
اپنے ہر اک خواب کی تعبیر مل جائے

❁❁❁

قدرت تھی مہربان ستونِ وفود پر
تھی کیسی آن بان ستونِ وفود پر

مسجد میں لوگ آتے تھے ملنے کے واسطے
تھے آپؐ میزبان ستونِ وفود پر

کشتی جو دینِ حق کی کنارے پہ لے گیا
دیکھا وہ بادبان ستونِ وفود پر

تھے کتنے بادشاہ جو در پر تھے آپؐ کے
جھکتا تھا آسمان ستونِ وفود پر

حق پر تھے آپؐ کافر و مشرک بھی اس لئے
ملتے تھے بے گمان ستونِ وفود پر

یہ تقویت تھی مذہب اسلام کے لئے
آتے تھے خاندان ستونِ وفود پر

منظر ملی ہے باعثِ تسخیرِ دینِ حق
کیسی عجیب شان ستونِ وفود پر

کیا کیا نہ ملا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے
دے اور خدا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

جو حق پہ رہا اب تک، جنت میں گیا بے شک
ملتی ہے صدا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

طیبہ کی فضا دیکھی، کعبے کی ادا دیکھی
لیکن جو ملا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

خوش ہم سے نہیں آقاؐ، یہ دین نہیں ویسا
احساس ہوا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

ہر فکر کا محور ہیں، سرکارؐ یہیں پہ ہیں
پیغام ملا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

سب آس لگائے ہیں، جو چاہیں وہی کر دیں
سرکارؐ عطا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

اک عمر سے دنیا میں، کب اس کی توقع تھی
منظرؔ جو ملا ہم کو محرابِ پیمبرؐ سے

غارِ حرا

اے خالقِ کُل ہمیں خبر ہے
سدا رہے ہیں عظیم ہستی
نبیؐ آخر کہ جن کی خاطر
تمام عالم بنائے تو نے
فضاؤں میں اور خلاؤں کی وسعتوں میں ہم کو
ازل سے اب تک ملا ہے جو بھی
ابد تلک جو ملے گا وہ بھی
اِنہی کی خاطر بنایا تو نے
اِنہی کے دم سے زمانے بھر کو
خلوص و علم و عمل کی وہ روشنی ملی ہے
جو ایک شب میں حرا کی تاریکیوں سے نکلی
حِرا وہ غارِ حرا ہے لوگو

نبیِؐ آخری کی پہلی منزل
جہاں پہ پہلی وحی تھی اُتری
وحی! وہ پہلی وحی کہ جس کے
تمام الفاظ نے وہاں سے
علوم کی آخری حدوں تک
ہر ایک لمحے میں جذب ہو کر
تمام ارض و سما کے ذرّوں کو نورُ بخشا
ہر ایک جاں کو وقار بخشا، شعورُ بخشا
خدائے مطلق، بزرگ و برتر
یہ تجھ سے ہے التجا ہماری
جو ہم کو غارِ حرا نے بخشی
خلوص و علم و عمل کی وہ روشنی ابد تک
ہماری نسلوں کے نام کر دے

ہے حُجرۂ رسولؐ میں منبر رسولؐ کا
منبر کے پاس دیکھا ہے دفترِ رسولؐ کا

یہ دفترِ رسولؐ ، ستونِ وفود ہے
اِس در کے آس پاس قیام و سجود ہے

مسجد کے درمیان میں حجرہ اِن ہی کا ہے
یعنی یہاں قیام بتولؑ و علیؑ کا ہے

آتے تھے اس جگہ پہ فرشتے سلام کو
عُقبیٰ اِنھیں کے در سے ملی خاص و عام کو

یہ گھر قیام گاہ جنابِ رسولؐ تھا
یہ گھر ہے وہ جہاں پہ وحی کا نزول تھا

ہماری منزل، ہمارا محور، ستونِ توبہ پہ آہ و زاری
دِکھا رہی ہے عجیب تیور، ستونِ توبہ پہ آہ و زاری

ہماری آنکھوں نے آنسوؤں کے ہزار دریا بہا دیئے ہیں
دل و جگر سے ملی جو پل بھر ستونِ توبہ پہ آہ و زاری

حرم کے خادم ہو روک لینا، جو تم میں ہمت ہے مجھ کو بڑھ کر
گیا یہ کہہ کر کروں گا شب بھر، ستونِ توبہ پہ آہ و زاری

یہ دل گہر بار ہو گیا ہے جگر بھی سرشار ہو گیا ہے
ملی جو پہلو بدل بدل کر، ستونِ توبہ پہ آہ و زاری

اُس ایک پل کے گزارنے سے ہزار خوشیاں سمٹ کے آئیں
جس ایک پل نے دِکھائی منظرؔ، ستونِ توبہ پہ آہ و زاری

نہ جانے کیوں یہ جان و دل مدینہ چھوڑ جاتے ہیں
ہماری زیست کا حاصل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

ابھی تو ہم نے طوفانوں سے کشتی کو نکالا ہے
ابھی دیکھا نہیں ساحل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

ہم اپنا دل مدینے کے گلی کوچوں کو دے آئے
وہ ہوں گے اور جو بے دل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

درِ آلِ عبا کو دل سے دانستہ لگایا ہے
بہت یاد آئے گی منزل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

یہی کیا کم کہ آقا کی حضوری مل گئی ہم کو
جو ہم اس کے نہیں قابل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

بہت سمجھا بجھا کر ہم یہاں اب تک رہے لیکن
نہیں قابو میں اب یہ دل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

قیامت تک ہمیں منظرؔ ان ہی گلیوں میں رہنا ہے
جنہیں کچھ بھی نہیں حاصل، مدینہ چھوڑ جاتے ہیں

میں نے کیا دیکھا؟

میں خوش قسمت ہوں
میں نے وہ زیارت کی
کہ جس ارضِ مقدس کی تمنا
کتنے جسم و جاں نے اپنی زندگی میں کی
مگر دارِ فنا سے بس یہی حسرت لئے دارِ بقا پہنچے
سناؤں میں نے کیا دیکھا
مدینے اور مکے کے گلی کوچوں کو دیکھا
خانۂ کعبہ کو دیکھا
اور مدینے میں نبیؐ کے
اُن در و دیوار کو دیکھا

جہاں پر آپؐ روز و شب
ہر اک لمحہ خدا کے دین کی خاطر
بسر کرتے ہوئے دارِ بقا پہنچے
میں خوش قسمت ہوں منظؔر
اب مرے دل میں کوئی بھی آرزو
کوئی تمنا ہو نہیں سکتی

مدینے سے ملا کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا
جُدا دل سے ہوا کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

ابھی تو حوصلے سے قبل کی باتیں یہاں ہونگی
ملا تھا حوصلہ کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

مری جو آرزوئیں تھیں وہ سب روضہ پہ کہہ آیا
ملا اُس کا صلہ کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

ملی دل کو مدینے کی محبت اُس کا کیا کہنا
مگر دل نے دیا کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

ملا روضہ سے کیا اور کیا ملا محراب و منبر سے
یہاں سب سوچنا کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

اُحد سے بدر سے خندق سے جھولی بھر کے لایا ہوں
عطا کس نے کیا کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

مرے دل نے مدینے میں بھلا کیسے کیا منظرؔ
دلوں سے رابطہ کیا کیا یہ گھر میں جا کے سوچوں گا

علم کا در

اے عرب دیکھ ذرا
علم کی پیاس بُجھانے کے لئے
آج یوں اہلِ عجم آئے ہیں
بے سلیقہ درِ افکار پہ جاہل جیسے
علم کی پیاس بجھانے کے لئے آئے ہوں
علم کی پیاس جو صدیوں سے اِنھیں ڈستی ہے

آج وہ پیاس درِ علم سے نسبت کے طفیل
یوں بجھے جیسے کبھی پیاس کے مارے نہ رہے
کوئی بھی اِن کو نہ دے اہلِ عجم سے نسبت
اور پھر تا بہ ابد اہلِ عجم کو یا رب
علم کے در کی غلامی کی سند مل جائے

وہ حُرمتوں کا تسلسل ' وہ عظمتوں کی مثال
کہیں ملی نہ ملے ' ایسی نسبتوں کی مثال

جو دیکھ آئے گلستانِ سرورِ کونین
کہاں وہ لائیں بھلا ' ایسے گُل رُتوں کی مثال

جہاں میں' اِن کے سبب ہم نے راحتیں پائیں
نہیں ملے گی کبھی ایسے رہبروں کی مثال

جس آئینے نے محمدؐ کا عکس دیکھا ہے
اُس آئینے نے تراشی ہے حیرتوں کی مثال

ازل سے تابہ ابد کوئی لا سکے گا کہاں
جہاں میں بادۂ کوثر کے میکشوں کی مثال

کوئی بھی آلِ نبیؐ سے بڑا نہیں منظرؔ
کہیں بھی کام نہ آئی' بڑے بڑوں کی مثال

راہِ حق ہے ہماری راہ گزر، واپسی ہوگی اِس یقین کے ساتھ
اب عبادت گزار ہے گھر گھر، واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

یا خدا راہِ حق ہو ہم کو عطا، ہم کو بھی اپنے پارساؤں میں لا
اس دعا کا ہو ہم پہ کچھ تو اثر، واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

مست و سرشار یوں جہاں کو کریں، دینِ حق پہ نثار سب کو کریں
ہوں عبادت گزار جن و بشر، واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

جسم و جاں میں ہو رابطہ ایسے، دین و دنیا عطا ہوئی جیسے
پارسا ہو ہمارے دل کا نگر، واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

کاش سب دینِ مصطفےٰ پہ چلیں، دوست احباب راہِ حق پہ ملیں
ہم یہی دیکھتے رہیں منظرؔ، واپسی ہوگی اس یقین کے ساتھ

دیکھا نہ گیا منظر کعبے سے جدا ہوتا
ہے کتنا گراں دل پر کعبے سے جدا ہوتا

اشکوں کو پرُوتا تھا اک روز یہ ہوتا تھا
منظرؔ کا ہے پس منظر کعبے سے جدا ہوتا

طیبہ کے سفر میں ہوں' نبیوں کے نگر میں ہوں
تڑپائے گا گھر جاکر کعبے سے جدا ہوتا

اک عمر سے محنت کی' تب اس کی زیارت کی
بھُولیں گے بھلا کیونکر کعبے سے جدا ہوتا

تا عُمر جو نسبت تھی اک عُمر کی چاہت تھی
دلبر سے جدا دلبر کعبے سے جدا ہوتا

کیا ایسا بھی ہوتا تھا ؟ منظرؔ یہی ہوتا تھا !
یوں خود سے جدا ہو کر کعبے سے جدا ہوتا

دُنیا میں ذکر ہوتا ہے گھر گھر بلالؓ کا
اس طرح اَوج پر ہے مقدّر بلالؓ کا

میری مسافتوں کا مدینہ گواہ ہے
ہر بار اِس جبیں کو ملا در بلالؓ کا

اس طرح کس کو راہِ فنا میں بقا ملی
صدیوں سے دیکھتے ہیں یہ منظر بلالؓ کا

دیکھا ہے میں نے چشمِ تصور سے بارہا
روضہ پہ دیں پناہؐ کے پیکر بلالؓ کا

جی چاہتا ہے کاش پلٹ آئیں روز و شب
صحنِ حرم ہو اور وہ منظر بلالؓ کا

مزاروں کا تقدّس

اے خلقِ خدا، فکر کے تیور کو سمجھنا
اسلام کے اُس مرکز و محور کو سمجھنا
پہلے تو مکیں دیکھو پھر اُس گھر کو سمجھنا
یوں کیسے بھلا دین کے یاور کو سمجھنا
جو آلِ محمدؐ کو سمجھتا ہی نہیں ہے
بد بخت جہاں میں ہے، جہنّم کا مکیں ہے

آؤ تو چلو، جانِ چمن دیکھ کے آئیں
ہم رُوحِ وفا، شاہِ زمن دیکھ کے آئیں
گلیوں میں پھریں، دشت و دمن دیکھ کے آئیں
یوں آلِ محمدؐ کا وطن دیکھ کے آئیں
جو تا بہ ابد، باعثِ تسکینِ دل و جاں
جو زیرِ کساء علم کی دولت کا نگہباں

وہ جس نے درِ علم سے نسبت کو نبھایا
وہ جس نے محمدؐ کے گھرانے کو سجایا
وہ جس نے سدا دیں کے خزانے کو بڑھایا
وہ جس نے درِ خاکِ شفا عرش پہ پایا
ہم ہیں کہ وہی جائے اماں ڈھونڈ رہے ہیں
دنیا میں اماموںؑ کا نشاں ڈھونڈ رہے ہیں

ہم دشت نوردوں کے ٹھکانے بھی جدا ہیں
مومن کے، مسلماں کے، گھرانے بھی جدا ہیں
جو اِن کے نہیں، اُن کے بہانے بھی جدا ہیں
ویسے تو اماموںؑ کے زمانے بھی جدا ہیں
پر اوّل و اوسط بھی تو آخر بھی وہی ہیں
جو بات کہے ایک، وہی کہتے سبھی ہیں

کربل میں ہوئی قاسمؑ و اصغرؑ کی شہادت
عباسِؑ دلاور، علی اکبرؑ کی شہادت
تھی احمدِ مُرسلؐ کے بھرے گھر کی شہادت
دیکھی تھی زمانے نے بہتّر کی شہادت
پر ایسی شہادت تو سُنی تھی نہ سنی ہے
جو آج شہیدوں کے مزاروں کو ملی ہے

وہ شاہِ شہیدانؑ کے دُلاروںؑ کا تقدّس
وہ عظمت و حُرمت کے اِداروں کا تقدّس
یاں دینِ محمدؐ کے سہاروں کا تقدّس
رکھنا تھا شہیدوں کے مزاروں کا تقدّس
دنیا میں کسی نے بھی یہ دولت نہیں رکھی
یوں آلِ محمدؐ سے مودّت نہیں رکھی

ظالم کو کبھی حق کی حمایت نہیں ملتی
کافر سے مسلمانؑ کو عزت نہیں ملتی
کفار کو ایماں کی حرارت نہیں ملتی
جاہل سے کبھی علم کی دولت نہیں ملتی
جو شخص، درِ علم سے قربت نہیں رکھتا
وہ ظلم مٹا دینے کی طاقت نہیں رکھتا

اے خالقِ مطلق یہ مسلماں کی دعا ہے
آدمؑ کی دعا ہے کہ سلیمانؑ کی دعا ہے
مومن کی دعا، محورِ ایماں کی دعا ہے
دنیا میں امامت کی نگہباں کی دعا ہے
اے خالقِ کُل، علم کی دولت سے سجانا
تا حشر مسلماں کو ہزیمت سے بچانا

❁❁❁

کاروانِ بلالؓ

کتنا آساں ہوا ہے حج منظرؔ کاروانِ بلالؓ کے باعث
خوب سے خوب تر ہوا یہ سفر کاروانِ بلالؓ کے باعث

دینِ حق سے جو استفادہ ہے' "نورِ ایمان[1]" کا تقاضہ ہے
ہم نے پایا ہے شہرِ علم کا در کاروانِ بلالؓ کے باعث

سوچتے تھے کہ حج کریں کیسے' غور کرتے تھے اور تھکتے تھے
ہمتیں ہوگئیں جواں پیکر' کاروانِ بلالؓ کے باعث

حج پہ ہم آئے دل گداز ہوا' یعنی یہ دل بھی "دل نواز[2]" ہوا
اپنا کوئی نہ ہو سکا ہمسر' کاروانِ بلالؓ کے باعث

کعبۃ اللہ کا طواف جدھر، اپنی آنکھیں ہوئیں غلاف اُدھر
سنگِ اسود کو چومنا بڑھ کر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

ہم مدینے جو ہو کے آئے ہیں، دین و دنیا سمیٹ لائے ہیں
سرورِ دینؐ کے وطن کا سفر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

خدمتِ خلق کے جو پھول کھلے، ہم کو سب لوگ با اصول ملے
عارفؔ و سرورؔ و تقیؔ، انورؔ، کاروانِ بلالؓ کے باعث

جس طرح سانس زندگی کیلئے، کام عباسؔ جعفریؔ کے لئے
خدمتِ خلق اور بارِ دگر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

کام کرنے میں ہے انہیں وہ کمالؔ، دے سکا جسکی کوئی بھی نہ مثال
یہ جھکتے نہیں کبھی تھک کر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

حُسن و اخلاق کی سبیل نبیلؔ[۹]، یہ معلّم ملے شکیل و جمیل
یہ جو ہم کو ملا حسیں پیکر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

عالمِ دین اور خوش اطوار، ہم کو دونوں ملے ہیں باکردار
وہ امینیؔ[۱۰] ہوں یا رضی جعفرؔ[۱۱]، کاروانِ بلالؓ کے باعث

فاخرؔ[۱۲]، اقبالؔ[۱۳] اور عقیل حسینؔ[۱۴] سب مریضوں کے واسطے بے چین
خدمتِ خلق میں ہوئے برتر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

ہیں جو سبطینؔ[۱۵] اور تقیؔ[۱۶] و رضیؔ[۱۷]، تقویت اِن سے حاجیوں کو ملی
من و سلویٰ تھا اِن کے زیرِ اثر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

ہم کریں کس طرح سے قربانی، دُور ہو کیسے یہ پریشانی
مسئلہ یہ بھی حل ہوا یکسر کاروانِ بلالؓ کے باعث

اے خدا، کارواں امان میں رکھ، باعمل سب کو کاروان میں رکھ
پُرسکوں ہوگا واپسی کا سفر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

کارواں کی جو ہوگی ملک میں دھوم، نام پوچھے گا اور کہے گا ہجوم
کاش یوں ہم بھی حج کریں جاکر، کاروانِ بلالؓ کے باعث

۱۔ مسجد نورِ ایمان، ناظم آباد کراچی
۲۔ سیّد دل نواز یوسف، میر کاروانِ بلالؓ
۳۔ ڈاکٹر سیّد سبطِ عارف نقوی
۴۔ ڈاکٹر سیّد سرور عباس رضوی
۵۔ محمد تقی
۶۔ سیّد انور خورشید
۷۔ سیّد عباس جعفری
۸۔ سیّد مصطفےٰ عباس
۹۔ نبیل معظم کاروانِ بلالؓ
۱۰۔ مولانا غلام محمد امتی
۱۱۔ علامہ سیّد رضی جعفر نقوی
۱۲۔ ڈاکٹر فاخر رضا حیدری
۱۳۔ ڈاکٹر سیّد حسن اقبال
۱۴۔ ڈاکٹر محمد عقیل
۱۵۔ سیّد سبطین رضی
۱۶۔ محمد تقی
۱۷۔ محمد رضی

(See a fresh flower in the garden of poetry when you have seen all, then, see Javaid Manzar.)

Javaid Manzar is an original poet in his own right. His upbringing was privileged and civilized yet strictly confined to his family traditions and social norms. After a lapse of about ten years his third collection of poetry has been published this year.

The quality of nice arrangement, continuity, lyricism, efficiency and impressiveness are quite conspicuous in his poetry especially in free verse, sound, words, language and diction are the four basic factors in poetic expression : Manzar beautifully but effectively employ all of them to make this collection a beautiful gift to the lovers of poetry and literature.

In the end I pray to Almighty Allah to grant the same, even more amount of approval and acceptance to this collection as was granted to his previous books "Khawab Safar" and "Be Sada Bastian". I believe that the poetic journey under taken by Javaid Manzar with politencess and courtesy will continue onward from the grass level of individualism to the highest level of universalism. It will be a happy augury for development of Urdu literature.

Prof. Sarwat Ullah Qadri
Ex. Principal Cadet College
Steel Town, Karachi.
Pakistan
Tel. 092-021-6648212

Saba Mathravi who polished and groomed his poetic talents. (a distinet representative of Allama Seemab Akbar Abadi School of Poetry)

As his poetic career progressed his poetry took a new dimension towards more maturity of mind and more simplicity in style. With the passage of time his imagination became rich, expression impressive and versification clear and lucid. The novelty of his diction is pleasantly blended with the beauty of traditions. Javaid Manzar has successfully been marching ahead in his poetic journey. He has mounted many peaks and crossed many milestones during this journey. Still, he is determined and confident to explore new potentials to skillfully employ them to give a more broad base to his charming poetry.

Javaid Manzar is among those poets who are regarded as the first rank literary figure in the country. He has represented Pakistan in many international mushairas and literary sittings. He has gained an international audience after his visits to the Middle-East, Europe and the America. Freshness of ideas, the eloquence in expression, the distinctive style of communication all go together to make the poet, taking birth in P.I.B. Colony, Karachi, a global poet of international repute and calibre. I dedicate my couplet given hereunder to the celebrated and globally acknowledged poet, Javaid Manzar :-

"Gulshan-e-Sher-o-Adab mein ik Gul-e-Ter Dekhna
Sarey Manzar Dekh Kar Javed Manzar Dekhna"

was one of the right hand men of the Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah. He was one of the members of the Education Committee which was formed by the Quaid-e-Azam for the promotion of education in the Muslim Community. His uncle Raffi Alam Siddiqui played an active role in the freedom Movement. The services of the Alam Family have now become a part of our national history. The great Muslim leaders like Quaid-e-Azam, Shaheed-e-Millat Khan Liaquat Ali Khan, Khawaja Nazim Uddin and many others had been among the personal friends of his illustrious father, Dr. Hasan Mumtaz Alam, he was also a good poet like her poetess wife Mohterma Nazira Alam Sahiba, the mother of Javed Manzar. His uncle and father-in-Law Rafi Alam Siddiqui (Ex-Inspector of Schools, Sindh) was also a prominent poet and had a published collection of poetry (Rafi Naatein) to his credit.

So, that was the background and environment in which Javaid Manzar was reared and brought up. He is a cultured and truthful person. Gentleness, courtesy, civilized and well-mannered attitude and behaviour of Javaid is immensely reflected in his verses. He weaves into his verses the real experience of human relation ship. His versification reflects his deep moral and sociological consciousness.

Javaid started his poetic journey when he was only a schoolboy of 13. His early poems were published in his school Magazine "Bahar-e-Nau". Javaid was lucky enough to have had a teacher like

Javaid Manzar
A Global Poet of Civilized Expression

Before I proceed to comment on the third and the latest collection of the poetry of Javed Manzar titled "مرے دل پہ کعبے کا در کھلا". I feel it pertinent to mention here some basic elements of his poetry, his family back ground and environment.

In the generation which was born and reared after the establishment of Pakistan a name that is prominent and distinctive in the field of poetry and literature is

Javaid Manzar: A Global poet of Civilized Expression.

The essence of whose poetry and the fragrance of his popularity have crossed the boundaries of his beloved homeland and reached the literary circles of the Middle-East, Europe and the America.

Kazim Javaid Alam, popularly known as Javaid Manzar is a representative poet of the young generation.

Javaid belongs to"Alam Family " of Badaun which has glorious academic and rich literary traditions. His grand father Moulvi Ikram Alam

LIBRARY OF CONGRESS OFFICE - PAKISTAN
American Consulate General
Abdullah Haroon Road
Karachi, Pakistan

Telephone: 515081, ext. 284 & 288 Telegram: CONLIB

April 21, 1986

Dear Mr. Manzar:

This will serve to introduce the Library of Congress Office, Pakistan. Our purpose is to identify and acquire for the Library of Congress, Washington, the national library of the United Staes, and certain other major university and research libraries in America, all research publications in all languages that are produced in Pakistan. For this purpose we have acquired the following publication of which you are the author:

Khvab-i safar.

In order to insure its longer preservation and larger readership in the United States we want to produce this material on microfiche and, through this communication, are seeking your permission to do so. This technique reduces an issue of a magazine like Time to a piece of film measuring approximately 9x14 cm.

The fiche will be made under the terms of the Fair Copying Agreement and will not be commercially available. Enclosed are the permission form and a stamped, self-addressed envelope to assist you in replying our request. Kindly note that if we do not receive a reply from you within six weeks from the date of this letter, we will assume that the required permission has been granted.

We wish to express our appreciation for your kind co-operation in this matter and look forward hearing from you in the near future.

Sincerely yours,

(Mrs.) Eunice Stutzman Gupta
Field Director

Enclosures

Mr. Javed Manzar
c/o Maktabah-yi Alimin
B-361, Block H
North Nazimabad
Karachi-33

ہم سے دل پہ کیسے کاورکھا		**<u>غلط نامہ</u>**		جاوید منظر
صفحہ نمبر	شعر نمبر/سطر	مصرع نمبر	غلط	صحیح
۳	انتساب	مولائے کائنات	لاخلیک	لاینفک
۴	حضرت علی کا فرماں	-	رَضیہا قسمۃ	رضینا قسمۃ
۵	فہرست	-	علامہ رضی جعفری نقوی	علامہ رضی جعفر نقوی
۲۲	دوسرا	چوتھا	تو تو رہبر دیکھنا	تو رہبر دیکھنا
۲۸	دوسری سطر	-	بحشیت	بحیثیت
۳۴	چوتھی سطر	-	اذنِ حضوری بخشی	اذنِ حضوری بخشا
۵۳	پہلا شعر	پہلا مصرع	کھوئی	کھوگئی
۶۰	دوسرا شعر	پہلا مصرع	خباب	حباب
۶۳	تیسرا شعر	پہلا مصرع	رَوضہ اقدس	روضہ اقدس
۶۹	دوسرا شعر	پہلا مصرع	اَشکوں	اشکوں
۸۳	آخری سطر	-	نسلوں	نسلوں
۸۵	دوسرا شعر	پہلا مصرع	آنسوں	آنسو
۱۰۸	-	-	Ex-principal	Ex-v. Principal
۱۱۴	-	-	Khuab-i-Safar	Khuab Safar



نام محمد جاوید عالم، ادبی نام جاوید منظر ۲۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کو حاجی بخش کالونی کراچی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول جٹ لائن روڈ کراچی سے حاصل کی۔ پریمیئر کالج کراچی سے بی کام کیا، ایم اے اردو ادب جامعہ کراچی سے کیا۔ ”دبستانِ کراچی میں اردو غزل کا ارتقا“ کے عنوان سے جامعہ کراچی سے پروفیسر ڈاکٹر اسلم فرخی کی نگرانی میں تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں جو اپنے اختتامی مراحل میں ہے۔ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ”خوابِ سحر“ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا جسے امریکی لائبریری آف کانگریس نے تحقیق کے لیے منتخب کیا۔ دوسرا شعری مجموعہ ”بے صدا بستیاں“ ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۹۶ء میں ”بے صدا بستیاں“ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ تیسرا شعری مجموعہ ”مرے دل پہ جیسے کا در کھلا“ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

جاوید منظر کا ”نظموں پر مشتمل مجموعہ“ ”ہر ایک چہرہ گلاب ہوگا“ غزلوں پر مشتمل مجموعہ ”ہمارے واسطے بھی محبت ہے“ ادبِ اطفال پر مشتمل شعری تخلیقات ”دیارِ معصومیں“ اور یادداشتوں پر مشتمل کتاب ”پس منظر سے منظر تک“ زیرِ اشاعت ہیں۔

جاوید منظر دنیا کے بیشتر ممالک کا سفر کرچکے ہیں خاص طور پر جن ممالک کے مشاعروں میں شرکت کی ان میں امریکہ، انگلستان، ہندوستان، ایران، عراق، سلطنت آف عمان، دوبئی، ہانگ کانگ، فلپائن، سعودی عرب شامل ہیں۔ آپ کی، مشاعروں اور ادبی محفلوں کی نظامت اہلِ محفل کی توجہ کا مرکز ہے۔ آپ گزشتہ ۲۷ سال سے پاکستان اسٹیل سے وابستہ ہیں۔ بزمِ ادب پاکستان اسٹیل کے پہلے منتخب صدر ہیں۔ آج کل جنرل ایڈمن اور انشورنس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں ان سے قبل آپ پاکستان اسٹیل کے مختلف شعبوں کے سربراہ رہ چکے ہیں۔

یاور مہدی
سابق اسٹیشن ڈائریکٹر
ریڈیو پاکستان کراچی